ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 05 No. 01. Jan-Mar 2026.Page#.3686-3706
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Research Review of Pir Syed Jamaat Ali Shah's Contributions to the Creation of Pakistan and Their Impact

پیر سید جماعت علی شاہ کی تعمیر پاکستان میں خدمات اور ان کے اثرات کا تحقیقی جائزہ

Syed Munawar Hussain
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, The Imperial College of Business Studies Lahore
syedjamati786@gmail.com
Dr. Muhammad Karim Khan
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract

This research examines the political, religious, social, and financial contributions of Pir Syed Jamaat Ali Shah to the Pakistan Movement and the early development of Pakistan. The study demonstrates that he played a significant role in awakening political consciousness among the Muslims of the Indian subcontinent, promoting the Two-Nation Theory, and warning the Muslim community about the political strategies of the Hindu leadership. As a renowned religious and spiritual leader, he used his influence to unite Muslims around a common political objective and encouraged them to actively participate in the struggle for a separate homeland.Pir Syed Jamaat Ali Shah strongly supported Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah and considered him the legitimate leader of the Muslims of the subcontinent. He encouraged the public, particularly his disciples and followers, to join the All-India Muslim League and vote for its candidates. He also issued a religious decree (fatwa) in support of the Muslim League, declaring its support a religious and national obligation for Muslims. His active participation in political gatherings, support for the Lahore Resolution, and efforts during the 1946 elections significantly strengthened the Pakistan Movement and contributed to the Muslim League's electoral success.The research further highlights his financial and humanitarian services. He initiated fundraising efforts for the freedom movement and generously contributed to the cause. After the establishment of Pakistan in 1947, he actively participated in the relief and rehabilitation of Muslim refugees by providing financial assistance, food, and other essential services during the migration crisis. These humanitarian efforts reflected his commitment to Islamic brotherhood and national solidarity.The findings of this study conclude that Pir Syed Jamaat Ali Shah effectively utilized his religious and spiritual authority to advance the political interests of the Muslims of British India. His leadership strengthened Muslim unity, reinforced support for the Pakistan Movement, and contributed to the consolidation of the newly established State of Pakistan. Therefore, his political vision, religious leadership, and social services constitute an important and valuable chapter in the history of the Pakistan Movement and the ideological foundations of Pakista.

Keywords: Pir Syed Jamaat Ali Shah, Pakistan Movement, Two-Nation Theory, Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah, All-India Muslim League, Religious Leadership, Nation-Building

تعارف

سیاست کے ساتھ علماء کا تعلق دینی ہے کیونکہ امت مسلمہ کی سیاسی راہنمائی ان کے مذہبی فرائض میں شامل ہے، اور واقعاتی بھی ہے کہ ان کے اسلاف نے سیاسی محاذ پر جدوجہد اور قربانیوں کا ایک ایسا مربوط تسلسل قائم کیا ہے جس کے ساتھ عملی وابستگی قائم رکھے بغیر علماء اپنے ماضی قریب کے بزرگوں کے ساتھ بھی تعلق کا اظہار نہیں کرسکتے، اور یہی علماء اور سیاست کے باہمی تعلق کا سب سے زیادہ واضح اور روشن پہلو ہے۔ قیامِ پاکستان میں نمایاں خدمات سرانجام دینے والی عظیم علماء و مشائخِ عظام کی ہستیوں میں سے ایک منفرد شخصیت پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

1-قیامِ پاکستان سے قبل خدمات واثرات

آپ کی پوری زندگی تبلیغِ اسلام، احیائے سنت، اصلاحِ معاشرہ، روحانی تربیت، خدمتِ خلق اور تعمیرِ پاکستان کیلئے ملتِ اسلامیہ کی بیداری سے عبارت ہے:

> پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر کے مسلمانوں میں سیاسی شعور، دینی حمیت اور ملی بیداری پیدا کرنے میں نہایت اہم کردار ادا فرمایا۔ اُس دور میں جبکہ مسلمان سیاسی غلامی، فکری انتشار اور معاشرتی زبوں حالی کا شکار تھے۔[1]

آپ نے مسلمانوں کو ان کی جداگانہ اسلامی شناخت اور ملی تشخص کا احساس دلایا۔[2] آپ کی سیاسی بصیرت محض اقتدار کی سیاست نہ تھی بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ، عزت اور آزادی کے گرد گھومتی تھی۔ آپ نے بانیانِ پاکستان جیسا کہ علامہ اقبال، قائداعظم محمد علی جناح مولانا ظفر علی خان اور دیگر کے ساتھ خاص وقت گزارا، باہمی مشاورت اور جدوجہد میں ہمدم رہے۔

i-برصغیر کی بیداری مسلم میں امیر ملت کا سیاسی کردار

جس روز حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ:

> حکومت اور کانگرس دونوں کان کھول کر سن لیں کہ اب مسلمان بیدار ہوچکے ہیں، انہوں نے اپنی منزل مقصود متعین کرلی ہے، اب دنیا کی کوئی طاقت اُن کے مطالبہ پاکستان کو ٹال نہیں سکتی۔[3]

امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے تحریکِ پاکستان کے دوران صرف بیانات ہی نہیں دیئے بلکہ عملی طور پر مسلمانوں کو منظم کیا، اُن میں اعتماد پیدا کیا اور انہیں دینی و ملی مقاصد کیلئے متحد کیا۔[4]

---

[1] سیرتِ امیر ملت، خصوصی ایڈیشن، امیر ملت اور تحریک پاکستان، ماہنامہ امیر ملت، جلد14، شمارہ نمبر7۔ مئی 2018، ص:23

[2] محمد صادق قصوری، تحریکِ پاکستان میں علماء و مشائخ کا کردار، ص:299

[3] سیرتِ امیر ملت، خصوصی ایڈیشن، امیر ملت اور تحریک پاکستان، ماہنامہ امیر ملت، جلد14، شمارہ نمبر7۔ مئی 2018، ص:23

[4] سید مزمل حسین جماعتی، تحریکِ تحفظ ختم نبوت اور امیر ملت کا کردار، روزنامہ جرات، 9 مئی 2014ء

ii-مسلم قیادت کو ہندوؤں کی چالاکی سے آگاہ کرنا

پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں ان کی کید نفس اور خبث باطن پر تھی اس لئے قبلہ عالم رحمہ اللہ علیہ دوسرے مسلمان زعماء اور قائدین تحریک آزادی کو کبھی ہندوؤں سے ہوشیار رہنے کی تلقین فرماتے رہتے تھے یہ ہمارے دشمن ہیں، ان سے بچو چنانچہ سب کے سامنے ہے کہ کہاں تو اس زمانے کا بظاہر مثالی ہندو مسلم اتحاد تھا اور کہاں در پردہ ہندو زعماء شدھی سنگھٹن کے لئے راہ ہموار کر رہے تھے۔

جب پردہ اٹھا اور لاوا پھٹا تو سب کو نظر آگیا کہ ہندو لیڈر کس منافقت کی روش پر گامزن تھے۔ اندریں حالات جلسہ میں کوئی ہندو لیڈر شرکت کرتا تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اس میں شرکت نہ فرماتے۔[5]

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حساس دور میں نہ صرف عوام الناس بلکہ مسلم قیادت کو بھی ہندو سیاسی چالاکیوں، منافقانہ طرزِ عمل اور مخفی عزائم سے آگاہ کیا۔

iii-دو قومی نظریہ کا تصور

پروفیسر غلام رسول مسلمانوں کی سیاسی بیداری پر ان اثرات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ نے مسلمانوں کو یہ احساس دلایا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ تہذیبیں، دو مختلف نظریات اور دو جداگانہ قومیں ہیں۔ ہندو قیادت کی منافقانہ سیاست کے متعلق آپ کی بروقت تنبیہات نے مسلم قیادت کو فکری طور پر مضبوط کیا اور تحریکِ پاکستان کو نظریاتی استحکام عطا کیا۔[6]

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے مسلم قیادت کو ہندو سیاسی چالاکیوں سے آگاہ کرنا اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ آپ صرف ایک روحانی پیشوا نہیں بلکہ غیر معمولی سیاسی بصیرت رکھنے والے مفکر اور مدبر رہنما تھے۔

2-بانی پاکستان کی تعمیر پاکستان میں اعانت

تاریخِ پاکستان میں قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کو بانئ پاکستان اور مسلمانانِ برصغیر کے عظیم سیاسی قائد کی حیثیت حاصل ہے، لیکن ہر عظیم قائد کے پیچھے ایسی شخصیات بھی ہوتی ہیں جو اُس کی فکری، روحانی اور اخلاقی تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

i- قائد اعظم کے قائد اعظم امیر ملت

ایک بار جب قائد اعظم محمد علی جناح بیمار ہوئے تو امیر ملت نے خط لکھا ساتھ کچھ تحائف دیئے۔ ماہرین نفسیات کے مطابق ہر ایک انسانی کردار کی بھی زبان ہوتی ہے۔ تو آپ کے تحائف کو لیکر قائد اعظم نے کیا کیا سبق سیکھا کیا کیا تعلیم پائی اس بارے میں انکے خط کا متن آپکے سامنے پیش کرتا ہوں۔ سید اختر حسین شاہ لکھتے ہیں چند روز بعد جناح صاحب کا خط آیا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ:

---

[5] سیرتِ امیر ملت، امیر ملت اور تحریک پاکستان، ماہنامہ امیر ملت، جلد 13، شمارہ نمبر 10- اگست 2017، ص:32

[6] پروفیسر غلام رسول، برصغیر کے مسلمان اور قیامِ پاکستان، ص:211

جب آپ جیسے بزرگوں کی دعا میرے شامل حال ہے تو میں اپنے مقصد میں بھی کامیاب ہوں، اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میری راہ میں کتنی ہی تکلیفیں کیوں نہ آئیں، میں اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔[7]

برصغیر کی اسلامی و سیاسی تاریخ میں حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہی عظیم المرتبت شخصیت تھے جنہوں نے نہ صرف عوام الناس بلکہ مسلم قیادت کی بھی دینی و فکری رہنمائی فرمائی۔

ii- قائداعظم کی فکری تربیت واثرات

آپ نے قائداعظم کو قرآن مجید، جائے نماز اور تسبیح بھیج کر دراصل اسلامی قیادت کے تین بنیادی اصولوں کی طرف متوجہ کیا:

1۔ قرآن سے وابستگی،

2۔ عبادت و تقویٰ،

3۔ عشقِ رسول ﷺ اور ذکرِ الٰہی۔

قائداعظم کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ان تحائف کے روحانی مفہوم کو بخوبی سمجھا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ ایک مسلمان لیڈر قرآن و دین کے علم کے بغیر مکمل قیادت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح نماز اور درود شریف کے متعلق اُن کے خیالات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کی قیادت کو محض سیاسی نہیں بلکہ اسلامی قیادت بنانے کی کوشش کی۔

iii- محمد علی جناح کی حمایت

ایک جلسہ میں آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

بعض دین فروش نام نہاد لیڈر مسٹر جناح کو برملا گالیاں دیتے ہیں لیکن انہوں نے آج تک کسی کو برا نہیں کہا، یہ اُن کے سچے رہنما ہونے کا بڑا ثبوت ہے۔[8]

آپ کے یہ الفاظ اعلانیہ قائداعظم محمد علی جناح کی حمایت میں تھے اور آپ کی یہ للکار نڈر لیڈر اور داعی حق ہونے کی عملی نشانی تھی۔ آپ نے ہمیشہ قائداعظم محمد علی جناح کا ساتھ دیا خطوط بھی لکھے جو کہ آج تاریخ کا حصہ ہیں۔ آپ نے واضح الفاظ میں محمد علی جناح کو مسلمانوں کا مخلص رہنما قرار دیا اور اُن کے خلاف ہونے والی بے بنیاد تنقید کو مسترد کیا۔[9]

iv- قائداعظم پر قاتلانہ حملہ کی مذمت

26 جولائی 1943ء کو حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز حیدر آباد دکن میں قیام فرما تھے عمی مکرم حضرت شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ (سجادہ نشین دوم) کے ہمراہ حاضر خدمت ہوا تو بخشی مصطفی علی خان صاحب مہاجر مدنی اور خلیفہ مجاز) پہلے سے حضور کی فرودگاہ یعنی قاری

[7] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:382

[8] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:183

[9] محمد طاہر فاروقی، سیرتِ امیر ملت، ص:192

شہاب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر موجود تھے۔ چند روز بعد اخباروں میں خبر شائع ہوئی کہ کسی بد بخت نے قائد اعظم محمد علی جناح پر چاقو سے حملہ کر کے آپ کو زخمی کر دیا تو آپ نے شدید مذمت اور گہرے دکھ کا اظہار فرمایا۔[10]

v- قائد اعظم کی مزاج پرسی

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے سید اختر حسین شاہ کو حکم دیا کہ تم بخشی مصطفی علی خان صاحب کے ہمراہ جا کر محمد علی جناح صاحب کی میری طرف سے مزاج پرسی کر آؤ۔[11]

vi- قائد اعظم کیلئے خط و قیمتی تحائف کی روانگی

حضرت قبلہ عالم نے بیمار پرسی کے لیے ایک خط بھی قائد اعظم کے نام تحریر فرمایا اور بہت سے تحائف جناح صاحب کے لیے عطا فرمائے بعد میں امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ نے بخشی صاحب کو روانہ کیا۔[12]

vii- قائد اعظم کی طرف سے خط کا جواب

بخشی صاحب جب خط لیکر پہنچے تو ڈاکٹروں نے ملاقات پر پابندی لگا رکھی تھی۔ بخشی صاحب محترمہ فاطمہ جناح سے مل کر خط اور تحالف ان کو دے آئے۔ واپس آکر تفصیل اور مزاج سے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو مطلع کیا۔ چند روز بعد جناح صاحب کا خط آیا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ:

جب آپ جیسے بزرگوں کی دعائیں میرے شامل حال ہیں تو میں اپنے مقصد میں بھی کامیاب ہوں، اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میری راہ میں کتنی ہی دشواریاں اور تکلیفیں کیوں نہ آئیں، میں اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔

پھر لکھا کہ آپ نے قرآن شریف اس لیے عنایت فرمایا ہے کہ میں مسلمانوں کا لیڈر ہوں، جب تک قرآن اور دین کا علم نہ ہو کیا لیڈری کر سکتا ہوں؟ میں وعدہ کرتا ہوں کہ قرآن شریف پڑھوں گا، اور انگریزی ترجمے منگوا لیے ہیں۔ ایسے عالم کی تلاش میں ہوں جو مجھے انگریزی میں قرآن کریم کی تعلیم دے سکے۔

3- قیام پاکستان سے قبل تحریکی خدمات واثرات

لالہ لاجپت رائے دیو جیسے معتدل کانگریسی رہنما بھی کھلم کھلا شدھی اور سنگھٹن کے حامی و سرپرست بن گئے۔ گاندھی اور دوسرے کانگریسی لیڈر خاموشی سے تماشا دیکھتے رہے اور انہوں نے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والی علی الاعلان دشمنی پر مبنی اس تحریک کے خلاف کوئی آواز نہ اٹھائی، اس لیے یہ تمام ہندو زعماء بھی درپردہ اس تحریک کے حامی اور معاون تھے۔[13]

[10] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:382

[11] سیرتِ امیر ملت، قسط نمبر 780، مکتوبات، ماہنامہ امیر ملت، جلد 19، شمارہ نمبر 11۔ جون 2023، ص:17

[12] منور احمد خان، امیر ملت اور قائد اعظم محمد علی جناح، ماہنامہ الہام بہاولپور، 12 مارچ، 2019ء

[13] پیر سید منور حسین شاہ جماعتی، امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری اور آل انڈیا سنی کانفرنس، روزنامہ نئی خبر لاہور، 11 مئی 2000ء

i-پنڈت مدن موہن مالویہ کی تحریک

مسلمانوں کے اس اقدام کے بر خلاف ہندوؤں کا درپردہ مسلمان اپنے ہی مسلمان کی تدابیر میں لگے رہے۔ پنڈت مدن موہن مالویہ اور شردھانند کی سرپرستی میں اندر ہی اندر شدھی اور سنگھٹن کی تحریک زور پکڑتی رہی۔ جس کا علم مسلمانوں کو صرف اس وقت ہو سکا جب ہندوؤں کی تحریک بار سور دہونے لگی اور دیہات کے جاہل مسلمان دھڑادھڑ ہندومت میں شامل ہونے لگے۔[14]

ii-آزادی مخالف تحریکات و شخصیات

ذیل میں انتہائی اختصار کے ساتھ چند ایک حقائق رکھتا ہوں کہ کون کون تحریک آزادی کا مخالف تھا۔ یہاں تحریک آزادی کے مخالفین کا ذکر کرنے کا مقصد امیر ملت پیر جماعت علی شاہ کے دوسرے مخالف پہلو کو بیان کرنا ہے کہ آپ کو کس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے مخالفت کے سمندر کا سامنا تھا جس کا آپ نے قائداعظم کے ساتھ ملکر رخ موڑ دیا۔[15]

iii-ہندو، عیسائی، اینگلو انڈین، پارسی مخالفین

20ویں صدی میں برٹش ہند میں تقسیم ہند کی مخالفت وسیع پیمانے پر تھی اور یہ جنوبی ایشیا کی سیاست میں اب بھی ایک اہم مقام ہے۔ اس کی مخالفت کرنے والے اکثر جامع قوم پرستی کے نظریے پر قائم رہتے ہیں۔ ہندو، عیسائی، اینگلو انڈین، پارسی اور سکھ برادری بڑی حد تک تقسیم ہند (اور اس کے تحت دو قومی نظریہ) کی مخالفت کر رہی تھی۔

iv-خدائی خدمتگار کے پشتون کی مخالفت

خدائی خدمتگار کے پشتون سیاست دان اور ہندوستانی آزادی کے کارکن خان عبد الغفار خان نے تقسیم ہند کی تجویز کو غیر اسلامی اور ایک مشترکہ تاریخ کے منافی قرار دیا جس میں مسلمان ایک ہزار سال سے زیادہ عرصے تک ہندوستان کو اپنا آبائی وطن سمجھتے تھے۔

v-مہاتما گاندھی کی مخالفت

مہاتما گاندھی نے رائے دی کہ "ہندو اور مسلمان ہندوستان کی ایک ہی سرزمین کے بیٹے تھے وہ بھائی تھے لہذا انھیں ہندوستان کو آزاد اور متحد رکھنے کے لیے جدوجہد کرنی ہو گی۔

vi-خاکسار موومنٹ کی مخالفت

خاکسار موومنٹ کے رہنما علامہ عنایت اللہ مشرقی نے تقسیم ہند کی مخالفت کی کیونکہ انھیں لگا کہ اگر مسلمان اور ہندو صدیوں سے ہندوستان میں بڑے پیمانے پر ایک ساتھ رہتے تو وہ آزاد اور متحدہ ہندوستان میں بھی ایسا کر سکتے ہیں۔[16] سید اختر حسین شاہ امیر ملت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

خاکساروں نے مجھے قتل کی دھمکیاں دی ہیں، اُنہیں بتادینا چاہتا ہوں کہ میں سید ہوں، سید موت سے کبھی نہیں ڈرتا۔[17]

---

[14] چودھری محمد علی، قیام پاکستان میں علماء کا کردار، ص:391

[15] سیرتِ امیر ملت، امیر ملت اور تحریک پاکستان، ماہنامہ امیر ملت، جلد13، شمارہ نمبر10۔ اگست 2017، ص:32

[16] 292Nasim Yousaf "Why Allama Mashriqi opposed thepartition of India Global Village Space. (31 Aug 2018). P

[17] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:183

iii-تحریک خلافت سے تحریک پاکستان تک

پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے اُن روحانی پیشواؤں میں شامل تھے جنہوں نے مذہبی قیادت کو محض خانقاہی حدود تک محدود نہیں رکھا بلکہ ملتِ اسلامیہ کے اجتماعی مسائل میں بھی بھرپور رہنمائی فراہم کی۔ امیر ملت نے تحریکِ خلافت سے لے کر تحریکِ پاکستان تک مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد میں فعال کردار ادا کیا۔ پروفیسر شریف المجاہد تحریکِ پاکستان میں امیر ملت کے جرات مندانہ کردار کے متعلق لکھتے ہیں:

> تحریکِ پاکستان کے ایام میں جب مسلم لیگ کے کارکنان اور حمایتی شدید سیاسی دباؤ کا شکار تھے، اُس وقت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بے مثال جرات اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔ امیر ملت نے ایک بڑے اجتماع میں کھل کر اعلان کیا کہ وہ موت سے نہیں ڈرتے اور اپنے تمام مریدین کو مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دینے کی ہدایت کرتے ہیں۔[18]

آپ نے اپنے مریدین اور وابستگان کو مسلم لیگ کو ووٹ دینے کی تلقین کر کے تحریکِ پاکستان کو عملی اور عوامی قوت فراہم کی۔ تاریخِ پاکستان کے تناظر میں دیکھا جائے تو امیر ملت کی یہ سیاسی خدمات اس امر کا واضح ثبوت ہیں کہ قیامِ پاکستان کی جدوجہد صرف سیاسی میدان تک محدود نہیں تھی بلکہ اس میں دینی مراکز اور روحانی شخصیات نے بھی کلیدی کردار ادا کیا۔

iv-تحریک خلافت 1918ء

پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے برطانیہ کے خلاف جرمنی کا ساتھ دیا۔ ترکی کی جنگ میں شمولیت سے ہندوستان کے مسلمان پریشان ہوئے کہ اگر انگریز کامیاب ہو گیا تو ترکی کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے انگریزوں کا ساتھ دینے کے لیے وزیر اعظم برطانیہ لائیڈ جارج سے وعدہ لیا کہ جنگ کے دوران میں مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کی بے حرمتی نہیں ہو گی اور جنگ کے بعد مسلمانوں کی خلافت محفوظ رہے گی جرمنی کو شکست اور برطانیہ کو فتح ہوئی۔ جنگ کے خاتمے کے بعد برطانیہ اور اس کے اتحادیوں نے وعدہ خلافی کرتے ہوئے اپنی فوجیں بصرہ اور جدہ میں داخل کر دیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے انگریزوں کو وعدے یاد دلانے کے لیے اور خلافت کے تحفظ کے لیے ایک تحریک شروع کی جسے "تحریک خلافت" کا نام دیا گیا۔[19]

v-آل انڈیا مسلم کانفرنس 6 ستمبر 1919ء

چنانچہ 6 ستمبر 1919ء کو آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس لکھنو میں خلافت کانفرنس" قائم ہوئی تو اسلامیان ہند نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔[20]

vi-مولانا شوکت علی خان اور امیر ملت کا خطبہ صدارت

ڈاکٹر محمد ایوب قادری لائل پور خلافت کانفرنس میں امیر ملت کے کردار کے متعلق لکھتے ہیں: 6 مارچ 1926ء کو منعقد ہونے والی ضلع خلافت کانفرنس لائل پور تحریکِ خلافت کی اہم کانفرنسوں میں شمار ہوتی ہے، جس کی صدارت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

[18] پروفیسر شریف المجاہد، قائد اعظم: مطالعہ ومشاہدہ، قائد اعظم اکیڈمی، کراچی، 1993ء، ص:173

[19] سیرتِ امیر ملت، قسط نمبر 54، سماجی خدمات، ماہنامہ امیر ملت، جلد 17، شمارہ نمبر 6۔ مارچ 2021، ص:17

[20] شاہد حسین خاں، تحریک ہجرت 1920ء، ص: نمبر 26

نے فرمائی۔اس کانفرنس میں مولانا شوکت علی سمیت تحریکِ خلافت کے ممتاز قائدین شریک تھے، لیکن امیر ملت کا خطبۂ صدارت اپنی علمی گہرائی، دینی حمیت اور سیاسی ولولے کے باعث خصوصی اہمیت کا حامل تھا۔[21]

vii- مسلسل کئی ماہ کی کاوشیں

مولانا مفتی محمد شفیع جوش امیر ملت کی مسلسل تحریکی جدوجہد کے متعلق لکھتے ہیں:

> آپ نے تحریکِ خلافت اور تحریکِ آزادیِ پاکستان کے لیے ہندوستان کے طول و عرض میں مسلسل سفر کیے۔ آپ کئی کئی ماہ گھر سے دور رہتے اور اس قدر مصروفِ عمل ہوتے کہ ذاتی آرام، اہل و عیال اور وطن کی یاد بھی پس منظر میں چلی جاتی۔[22]

آپ کے دل میں صرف ایک ہی تڑپ موجود تھی کہ مسلمان غلامی سے نجات حاصل کریں اور ایک آزاد اسلامی ریاست قائم ہو۔ آپ نے مختلف علاقوں میں جلسے منعقد کیے، مسلمانوں کو بیدار کیا اور تحریک کے لیے مالی معاونت اکٹھی کی۔

viii- انگریز حکومت کا آپ سے خوفزدہ ہونا

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ انہی عظیم المرتبت شخصیات میں شمار ہوتے ہیں جن کی آواز کو برصغیر کے لاکھوں مسلمان نہ صرف روحانی احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے بلکہ سیاسی رہنمائی کے طور پر بھی قبول کرتے تھے۔[23] آپ کی شخصیت خانقاہی عظمت، دینی بصیرت اور عوامی قیادت کا حسین امتزاج تھی۔لاہور کے مشہور نیم سرکاری اخبار (سول اینڈ ملٹری گزٹ) نے لکھا تھا کہ:

> انگریز حکومت کو گاندھی یا کسی دوسرے لیڈر سے اتنا خطرہ نہیں، جتنا اسے حضرت قبلہ امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کا خوف ہے۔ حقیقت بھی یہی تھی کہ موصوف کے یاران طریقت معتقدین اور غلام ہندوستان کے شہر شہر قریہ قریہ اور گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے تھے۔ اگر حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ایک اشارہ فرماتے تو ملک بھر میں ایسا غدر مچ جاتا جسے سنبھالنا انگریزوں کو مشکل ہو جاتا۔[24]

انگریز حکومت اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھی کہ امیر ملت کے لاکھوں مریدین ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں اور وہ اپنے مرشد کے حکم کو دینی فریضہ سمجھتے ہیں۔

ix- امیر ملت کی گاندھی سے نفرت

تحریکِ آزادیِ ہند کے دوران مہاتما گاندھی کو متحدہ ہندوستان، ہندو مسلم اتحاد اور کانگریسی سیاست کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا تھا، لیکن برصغیر کے بعض دور اندیش مسلم رہنماؤں اور علماء نے گاندھی اور کانگریسی قیادت کے باطنی عزائم کو ابتدا ہی میں بھانپ لیا تھا۔ انہی عظیم

---

[21] ڈاکٹر محمد ایوب قادری، پیر سید جماعت علی شاہ اور مسلم لیگ، ص:121

[22] مولانا مفتی محمد شفیع جوش، امیر ملت اور اتحادِ ملت، مکتبہ نبویہ، اردو بازار لاہور، 2011ء، ص:177

[23] ڈاکٹر مہربان حسین، صوفیائے کرام کی دینی و اصلاحی خدمات، ص:187

[24] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:459

شخصیات میں امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ آپ صرف ایک روحانی پیشوا نہ تھے بلکہ غیر معمولی سیاسی بصیرت اور فکری گہرائی کے حامل مدبر رہنما بھی تھے۔

قبلہ عالم قدس سرالعزیز نے کبھی گاندھی وغیرہ کے جلسے میں شرکت نہ کی۔ دراصل آپ ہندوؤں کے اس وقت مسلمانوں سے تعاون کو ایک چال سمجھتے تھے آپ کو یقین تھا کہ ہندو لیڈر مخلص نہیں ہوسکتے، وہ صرف اپنے مطالب کے لئے ظاہر پر ہمدرد اور خیر خواہ بنے ہوئے ہیں۔[25]

آپ نے گاندھی اور ہندو قیادت کے مسلمانوں کے ساتھ وقتی تعاون کو خالص ہمدردی نہیں بلکہ ایک سیاسی حکمتِ عملی اور چال کے طور پر دیکھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے کبھی گاندھی کے جلسوں میں شرکت نہیں کی اور مسلمانوں کو ہندو قیادت کی ظاہری خوش اخلاقی اور سیاسی نعروں سے مرعوب ہونے سے بچانے کی کوشش کی۔

4- قیام پاکستان کے وقت خدمات و مساعی

i- اسلام مخالف ساردا ایکٹ 1928ء

برصغیر میں انگریز دورِ حکومت کے دوران ایسے متعدد قوانین متعارف کروائے گئے جنہیں مسلمانانِ ہند نے اپنے مذہبی تشخص، خاندانی نظام اور اسلامی احکام میں مداخلت تصور کیا۔ڈاکٹر محمد اشرف سیالوی امیر ملت کی دینی وسیاسی بصیرت کے متعلق لکھتے ہیں:

امیر ملت نے اس قانون کو اسلامی احکام میں صریح مداخلت قرار دیتے ہوئے وائسرائے ہند کو احتجاجی تار بھیجا اور واضح کیا کہ مسلمان اس قانون کو قبول نہیں کرسکتے۔ آپ نے بحیثیت مذہبی پیشوا یہ مؤقف اختیار کیا کہ مسلمانوں کے عائلی اور مذہبی معاملات میں اسلامی شریعت ہی حتمی حیثیت رکھتی ہے۔[26]

اعلیٰ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب نے مسلمانوں کو علی العموم اور یاران طریقت بالخصوص مؤثر طریقہ سے ترغیب دی کہ ساردا بل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں اور ہر شہر میں احتجاجی جلسے منعقد کریں۔ اور یوں آپ نے اس بل کے خلاف تحریکی خدمات پیش کیں اور اسے ناکام بنایا۔

ii- مسجد شہید گنج کا انہدام 1935ء اور امیر ملت کا سیاسی کردار

برصغیر کی تاریخ میں مسجد شہید گنج کا سانحہ ایک ایسا المناک واقعہ ہے[27] جس نے مسلمانانِ ہند کے دینی جذبات، مذہبی غیرت اور سیاسی شعور کو شدید متاثر کیا۔ 1935ء میں لاہور میں واقع تاریخی مسجد شہید گنج کی شہادت نہ صرف ایک مذہبی عبادت گاہ کے انہدام کا معاملہ تھا بلکہ یہ مسلمانوں کے مذہبی حقوق، اسلامی تشخص اور سیاسی وقار کے خلاف ایک کھلا چیلنج تصور کیا گیا۔[28] اس واقعہ نے پورے ہندوستان کے

[25] سیرتِ امیر ملت، امیر ملت اور تحریک پاکستان، ماہنامہ امیر ملت، جلد13، شمارہ نمبر10۔ اگست 2017، ص:32

[26] ڈاکٹر محمد اشرف سیالوی، تحریکِ پاکستان کے صوفی رہنما اور پیر جماعت علی شاہ، سیالوی اکیڈمی، سرگودھا، 2008ء، ص:218

[27] ڈاکٹر مہربان حسین، صوفیائے کرام کی دینی واصلاحی خدمات، ص:204

[28] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:489

مسلمانوں میں شدید اضطراب پیدا کیا اور برصغیر کے مختلف علاقوں میں احتجاجی تحریکیں شروع ہو گئیں۔ مسلمانوں نے اس سانحہ کو انگریز حکومت کی جانبداری اور مذہبی ناانصافی کی واضح مثال قرار دیا۔[29]

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی دینی و سیاسی قیادت کا کردار ادا کیا۔ آپ کی شخصیت اس وقت مسلمانوں کے لیے اتحاد، حوصلے اور قیادت کی علامت بن چکی تھی۔ مسجد شہید گنج تحریک کے دوران جب مسلمانوں کو ایک ایسے قائد کی ضرورت محسوس ہوئی جو مذہبی وقار، سیاسی بصیرت اور عوامی اعتماد کا حامل ہو تو آپ کو "امیر ملت" منتخب کیا گیا۔[30]

یہ انتخاب محض ایک رسمی فیصلہ نہ تھا بلکہ مسلمانوں کی اجتماعی اعتماد، عقیدت اور سیاسی وابستگی کا اظہار تھا۔ امیر ملت نے اس تحریک میں مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے اتحاد، استقامت اور دینی حمیت کا درس دیا اور مسلمانوں کے مذہبی حقوق کے تحفظ کے لیے مؤثر قیادت فراہم کی۔

iii-1935ء میں قیام پاکستان کی پیشین گوئی

لائل پور (فیصل آباد) کے حاجی عبدالرحمان بیان کرتے تھے کہ مسجد شہید گنج کے قضیئے کے دوران حضرت قبلہ عالم نے ارشاد فرمایا تھا کہ:

"اب تو ایک چارپائی کی جگہ بھی نہیں دیتے، ان شاء اللہ حکومت لے کے رہیں گے۔(اور وقت نے گواہی دی کہ 1947ء میں پاک وطن معرضِ وجود میں آیا) "[31]

اس وقت کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کبھی ایسا ممکن ہو گا لیکن حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کی تعبیر سب کے سامنے ہے۔ 14 اگست 1947ء کو پاکستان وجود میں آیا۔ پھر وقت آیا کہ مسجد تو کیا پورا ملک اللہ نے ہندوؤں اور سکھوں کی آلودگیوں سے پاک کر دیا۔

iv-امیر ملت کا تحریکِ پاکستان کے اجلاسوں میں صدارتی و تعمیری کردار

برصغیر کے مسلمانوں کی سیاسی تاریخ میں جلسے، جلوس، اجتماعات اور کانفرنسیں محض رسمی تقاریب نہیں تھیں بلکہ یہ عوامی شعور، نظریاتی بیداری اور سیاسی اتحاد پیدا کرنے کا مؤثر ذریعہ تھیں۔ جدید سیاسی نظام میں ووٹنگ کو عوامی رائے کا اظہار سمجھا جاتا ہے، مگر عوامی اجتماعات اور نظریاتی جلسے بھی درحقیقت ایک قوم کے اجتماعی رجحان، فکری وابستگی اور سیاسی قوت کا مظہر ہوتے ہیں۔ تحریکِ پاکستان کے دوران یہی اجتماعات مسلمانوں میں ملی شعور، دینی حمیت اور الگ قومی تشخص کو مستحکم کرنے کا ذریعہ بنے۔ یہ اجتماعات محض مذہبی کانفرنسیں نہ تھیں بلکہ انہوں نے مسلمانوں کو ایک الگ قوم کی حیثیت سے سوچنے، منظم ہونے اور اسلامی تشخص کے تحفظ کے لیے متحد ہونے کا شعور دیا۔ یہی فکری بیداری بعد ازاں تحریکِ پاکستان کی کامیابی کا اہم ذریعہ بنی۔

---

[29] پیر سید حیدر حسین شاہ، تذکرہ شاہ جماعت، ص:61

[30] پروفیسر نور بلال، حضرتِ امیر ملت اور حضرتِ قائد اعظم، روزنامہ شہرت انٹرنیشنل 15 جون، 2014ء

[31] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:506

v- پہلا جلسہ مراد آباد اور سنی کانفرنس 19 مارچ 1925ء

الجمعیۃ العالیہ (آل انڈیا سنی تنظیم) کے زیر اہتمام یعنی جمعیت علماء ہند اہل سنت والجماعت کی سنی کانفرنس کا سب سے پہلا جلسہ مراد آباد (یو پی) میں ہوا تھا۔[32] اس کے عظیم اجتماعات دس سال بعد منعقد ہوئے تھے۔ مراد آباد کا جلسہ 18، 17 اور 19 مارچ 1925ء کو ہوا تھا۔ اور صدارت قیومِ زمان قدوۃ السالکین پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔[33]

vi- دوسرا جلسہ 19 اکتوبر 1935ء

الجمعیۃ العالیہ (آل انڈیا سنی تنظیم) کے زیر اہتمام دوسرا جلسہ 20 رجب 1356ھ بمطابق 19 اکتوبر 1935ء کو بدایوں (یوپی) میں منعقد ہوا اور صدارت قیومِ زمان قدوۃ السالکین پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔[34]

v- تیسرا جلسہ 27 اپریل 1946ء

الجمعیۃ العالیہ (آل انڈیا سنی تنظیم) کے زیر اہتمام تیسرا عظیم الشان جلسہ 27 تا 30 اپریل 1946ء کو بنارس (یوپی) میں منعقد کیا گیا۔[35] اور صدارت قیومِ زمان قدوۃ السالکین پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے کی فرمائی تھی۔[36]

vi- ہر جلسہ میں امیر ملت کا ولولہ انگیز خطبہ

الجمعیۃ العالیہ (آل انڈیا سنی تنظیم) کے زیر اہتمام ان تینوں اجتماعات کی صدارت حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ہی نے فرمائی تھی اور ہر موقع پر فی البدیہہ خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ ڈاکٹر صفدر محمود امیر ملت کے صدارتی کردار اور عوامی بیداری کے متعلق لکھتے ہیں:

> الجمعیۃ العالیہ (آل انڈیا سنی تنظیم) کی سنی کانفرنسوں میں حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت مسلمانوں کے لیے ایک فکری و سیاسی رہنمائی کا مرکز بن گئی تھی۔ مراد آباد، بدایوں اور بنارس کے عظیم اجتماعات میں آپ کے فی البدیہہ خطبات نہایت ولولہ انگیز اور فکر انگیز ہوتے تھے۔[37]

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جلسہ ہائے عام، دینی اجتماعات اور کانفرنسوں کو مسلمانوں کی فکری تربیت، نظریاتی بیداری اور سیاسی تنظیم کے لیے ایک مؤثر ذریعہ بنایا۔

---

[32] ڈاکٹر مہربان حسین، صوفیائے کرام کی دینی و اصلاحی خدمات، ص: 202

[33] مفتی عبد الطیف قادری، امیر ملت اور تحریک پاکستان، روزنامہ آفتاب ملتان، 19 اپریل 2012ء

[34] پروفیسر سید اسد اسرار بخاری، قائد اعظم اور امیر ملت، روزنامہ آفتاب ملتان، 19 اپریل 2012ء

[35] ڈاکٹر مہربان حسین، صوفیائے کرام کی دینی و اصلاحی خدمات، ص: 202

[36] مفتی عبد الطیف قادری، امیر ملت اور تحریک پاکستان، روزنامہ آفتاب ملتان، 19 اپریل 2012ء

[37] ڈاکٹر صفدر محمود، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہدِ آزادی، ص: 289

vii-جلسہ میں مولانا حامد رضا خان کا کرسئ صدارت پیش کرنا

بدایوں کے اجلاس میں حضرت علامہ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند مولانا حامد رضا خان بریلوی صاحب اور ایک دوسرے بزرگوار کے درمیان انتخاب ہوا اور مولانا حامد رضا خان بریلوی صدر منتخب ہوئے۔ جب مولانا کا انتخاب مکمل ہو گیا تو آپ نے اعلان فرمایا کہ:

> میں حضرت امیرِ ملت کو کرسی صدارت پیش کرتا ہوں، میرے حمایت کرنے والوں کے ووٹ اور میرا اپنا ووٹ حضرت کے لئے ہے۔ صدارت کے لیے بہت کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، میں اتنا کام نہیں کر سکتا، اور حضرت پیر صاحب ہمیشہ سے کام کرنے کے عادی ہیں۔[38]

لہٰذا ہم سب کی درخواست ہے کہ آپ صدارت قبول فرمائیں۔ اس پر ہر طرف سے تائید کی صدائیں بلند ہوئیں اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اتفاق رائے سے صدر منتخب ہو گئے۔

viii-1946ء جلسہ بنارس میں قرادِ لاہور کی حمایت

حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ موسم کے انعقاد کے مہتم خصوصی ہوتے تھے۔ بنارس میں 27، اپریل 1946ء کا اجلاس بڑے ہنگامے کا تھا۔ حضرت قبلہ عام رحمۃ اللہ علی نے حسب مارت فی البدیہہ خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں آپ نے مسلم لیگ کی قرار داد لاہور (یعنی مطالبہ پاکستان) کی شداد کے ساتھ حمایت کی اور تمام کو تلقین فرمائی کہ قائد اعظم کی اعانت پر کمربستہ ہو جائیں ۔[39]

ix-قیام پاکستان کیلئے تحریکی خدمات

روزنامہ نوائے وقت لاہور نے ۱۶، اپریل ۱۹۷۰ء کو اپنی اشاعت ملی میں ایک مقالہ تحریک پاکستان کا نڈر مجاہد کے عنوان سے شائع کیا تھا۔[40] اس میں مقالہ نگار نے لکھا تھا:

> حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کی بصیرت کا یہ عالم تھا کہ ہر وہ تحریک جو ہندوستان میں چلائی جاتی، آپ اس کا بغور مطالعہ فرماتے، اور ایسی تحریکیں جو مسلمانوں کے مفاد کے خلاف یا مذہبی و دینی لحاظ سے ان کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتی تھیں آپ حکومت وقت کی پرواکیے بغیر ان کے خلاف نبر آزما ہو جاتے تھے۔[41]

تحریک شہید گنج میں سکھوں اور انگریزوں کے خلاف ٹکرلے کر مسجدوں کی اہمیت و حرمت کے احساس کا جذبہ مسلمانوں کے اندر پیدا کیا، اور قوم نے انہیں " امیر ملت کے خطاب سے نوازا۔ شدھی تحریک "(مسلمانوں کو ہندو بنانے کی تحریک) کے سیلاب کے آگے بند باندھے

---

[38] پروفیسر خورشید کمال عزیز، رحمت علی اور تحریکِ پاکستان، ص:398

[39] کاشف ظہیر کھرل پیر جماعت علی شاہ اور قیامِ پاکستان، ص:328

[40] ڈاکٹر مہربان حسین، صوفیائے کرام کی دینی واصلاحی خدمات، ص:203

[41] روزنامہ نوائے وقت لاہور نے 16 اپریل 1970ء، ص:2

اور ہندوؤں کے زور کو توڑنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دی۔ شریعت مصطفوی کو عام کرنے کے لیے آپ نے برصغیر پاک و ہند میں بے مار دینی تبلیغی انجمنوں کی بنیادیں رکھیں۔

x- قراردادِ پاکستان 1940ء

برصغیر کے مسلمانوں کی سیاسی تاریخ میں قراردادِ لاہور 1940ء ایک فیصلہ کن موڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ پروفیسر شریف المجاہد قراردادِ پاکستان کے پس منظر اور مسلم قیادت کے کردار کے متعلق لکھتے ہیں:

> مارچ 1940ء کی قراردادِ لاہور نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک واضح سیاسی سمت فراہم کی۔ قائداعظم محمد علی جناح نے دو قومی نظریے کی بنیاد پر مسلمانوں کے جداگانہ تشخص کو اجاگر کیا، جبکہ مذہبی و روحانی قیادت نے اس نظریے کو عوامی سطح پر تقویت دی۔ پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اُن اکابر شخصیات میں شامل تھے جنہوں نے قراردادِ پاکستان کو مسلمانوں کی بقا اور دینی آزادی کی ضمانت قرار دیا اور اس کے حق میں عوامی حمایت پیدا کی۔[42]

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ مسلم لیگ کے مضبوط حامی تھے اور قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت پر مکمل اعتماد رکھتے تھے۔ قراردادِ پاکستان کے بعد آپ نے اپنے مریدین، علما اور عوام الناس کو تحریکِ پاکستان کی حمایت پر آمادہ کیا۔

5- تعمیر پاکستان میں مسلم لیگ کی حمایت و اثرات

حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم لیگ اور قائداعظم محمد علی جناح کی حمایت میں نہ صرف زبانی اعلانات فرمائے بلکہ اپنے لاکھوں مریدین، خلفا اور متعلقین کو بھی تحریکِ پاکستان کا عملی حصہ بننے کی تلقین فرمائی۔ آپ کی شخصیت روحانی اثر و رسوخ، دینی بصیرت اور عوامی اعتماد کا مرکز تھی، اس لیے آپ کی حمایت نے مسلم لیگ کو دیہی، مذہبی اور خانقاہی حلقوں میں غیر معمولی مقبولیت عطا کی۔

i- مسلم لیگ بحیثیتِ عوامی جماعت اور امیر ملت کی شمولیت

جب قائداعظم نے لندن سے واپس آکر اس کو حیات نو عطا کی ہے تبھی وہ ایک عوامی اسلامی جماعت کی حیثیت اختیار کر چکی تھی تو امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ نے بھی شمولیت اختیار فرمائی۔[43]

ii- مسلم عمائدین سے قریبی تعلق

پہلے مسلم یونیورسٹی کے قیام کے سلسلے میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر ہوئی جس میں آپ نے نواب وقار الملک کے نام کے ساتھ میرے مکرم کا لقب بیان فرمایا تھا۔[44] اس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ 1911ء میں بھی عمائدین واکابرین میں مخلص قائدین سے آپ کے خصوصی روابط تھے، اور نہ صرف یہ کہ آپ ان کاموں کی قدر کرتے تھے بلکہ ان کی اعانت اور سرپرستی کے لیے آمادہ رہتے تھے۔[45]

---

[42] پروفیسر شریف المجاہد، قائداعظم: مطالعہ و مشاہدہ، ص:53

[43] ڈاکٹر سید طاہر رضا بخاری پاکستان میں امیر ملت کا مذہبی کردار، روزنامہ جنگ، اسپیشل ایڈیشن، 12 جون 1995ء

[44] پیر سید حیدر حسین شاہ، تذکرہ شاہ جماعت، ص:46

[45] ایم ایم جماعتی، حضرتِ امیر ملت اور تحریک پاکستان، روزنامہ خبریں، 28 مارچ، 2019ء

iii-1936ء میں مسلم لیگ کی حمایت

1936ء میں جب مسلم لیگ نے جماعتی حیثیت سے عوامی درجہ حاصل کر لیا تو آپ نے مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان فرمادیا اور اپنے صاحبزادگان، خلفاء، اور مریدین کو حکم دیا کہ وہ دل و جان سے مسلم لیگ کی حمایت کریں۔[46]

iv- قائداعظم کے شانہ بشانہ

آپ مسلم لیگ کے زبردست حامی تھے اور قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت کے لیے کام کرتے رہے۔[47] منور احمد خان امیر ملت اور قائداعظم کے تعلق کے متعلق لکھتے ہیں:

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ قائداعظم محمد علی جناح کے نہایت مخلص معاون اور تحریکِ پاکستان کے سرگرم حامی تھے۔[48]

آپ نے نہ صرف مسلم لیگ کی حمایت فرمائی بلکہ اپنے مریدین اور وابستگان کو بھی حکم دیا کہ وہ دل و جان سے مسلم لیگ کا ساتھ دیں۔ منور احمد خان کے مطابق امیر ملت کی حمایت نے مسلم لیگ کو عوامی سطح پر غیر معمولی تقویت عطا کی اور تحریکِ پاکستان کو روحانی و دینی قوت فراہم کی۔

v- مسلم لیگ میں شمولیت کے وجوب کا فتویٰ

1940ء میں جب قرار داد پاکستان منظور ہوئی تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے علی الاعلان مسلم لیگ کی حمایت کی اور استحکام کے لئے کام کرنا شروع کر دیا، اور سفر و حضر میں تلقین فرمانے لگے کہ سب مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہونا واجب ہے۔[49]

vi- مسلم لیگ کو ووٹ دینے کی یارانِ طریقت کو تاکید

یہ وہ وقت تھا جب مسلم لیگ کے حامیوں کو شدید مخالفت، سیاسی دباؤ اور بعض اوقات جان سے مارنے کی دھمکیوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا تھا۔ خاکسار تحریک کے بعض عناصر کی جانب سے امیر ملت کو قتل کی دھمکیاں دی گئیں، لیکن آپ نے بے خوفی سے اعلان فرمایا کہ "میں سید ہوں، سید موت سے کبھی نہیں ڈرتا مزید فرمایا:

میں اپنے یارانِ طریقت اور حلقہ بگوشوں کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ صرف اور صرف مسلم لیگ کے اُمیدواروں کو ہی ووٹ دیں اور عامتہ المسلمین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی مسلم لیگ ہی کو کامیاب و کامران بنائیں۔[50]

آپ کی یہ جرات مندانہ قیادت اس امر کی غماز ہے کہ دینی طبقے کی ایک بڑی تعداد قیامِ پاکستان کو ملتِ اسلامیہ کی بقا اور آزادی کے لیے ناگزیر سمجھتی تھی۔

---

[46] ڈاکٹر سید طاہر رضا بخاری، ڈائریکٹر مذہبی امور، تحریک پاکستان میں امیر ملت کا مذہبی کردار، روزنامہ جنگ، اسپیشل ایڈیشن، 12 جون 1995ء

[47] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:509

[48] منور احمد خان، امیر ملت اور قائداعظم محمد علی جناح، ماہنامہ الہام بہاولپور، 12 مارچ 2019ء

[49] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:509

[50] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:183

vii-تحریکِ پاکستان میں عدم شمولیت والے کا جنازہ نہ پڑھاؤں گا

پیر سید اختر حسین شاہ لکھتے ہیں:

پیر صاحب نے اپنے مریدوں سے کہہ رکھا تھا کہ میں اس شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھاؤں گا، جس نے تحریک پاکستان میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ نہ لیا ہو۔[51]

پیر سید اختر حسین شاہ کے مطابق اس اعلان نے مسلمانوں خصوصاً یارانِ طریقت میں غیر معمولی جوش و ولولہ پیدا کیا اور وہ تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر شریک ہونے لگے۔ آپ کا یہ اعلان کہ "میں اُس شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھاؤں گا جس نے تحریکِ پاکستان میں حصہ نہ لیا ہو" دراصل مسلمانوں میں سیاسی بیداری، ملی غیرت اور اسلامی حمیت پیدا کرنے کا ایک انقلابی انداز تھا۔

viii-مسلم لیگ میں شمولیت کی کاوشیں اور اثرات

ڈاکٹر محمد سرور مسلم لیگ کے عوامی کردار اور امیر ملت کی شمولیت کے متعلق لکھتے ہیں:

جب قائد اعظم محمد علی جناح نے مسلم لیگ کو ایک عوامی جماعت کی شکل دی تو حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی مکمل حمایت کا اعلان فرمایا۔ امیر ملت کی شمولیت سے مسلم لیگ کو مذہبی و عوامی حلقوں میں زبردست پذیرائی حاصل ہوئی اور تحریکِ پاکستان ایک عوامی تحریک بن گئی۔[52]

آپ نے تحریکِ پاکستان کو ایک دینی، ملی اور اجتماعی فریضہ سمجھتے ہوئے اس کی بھرپور تائید فرمائی۔ آپ کی بصیرت نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ مسلم لیگ ہی وہ سیاسی پلیٹ فارم ہے جو مسلمانوں کے دینی تشخص، تہذیبی آزادی اور سیاسی حقوق کی حقیقی نمائندگی کر سکتا ہے۔

6-قیامِ پاکستان 1947ء اور امیر ملت کی مالیاتی خدمات

سماج کی خدمات میں آپ نے اپنا مال لٹا کر دو پہلو جو قرآن میں ذکر ہوئے، اول آزمائش اور دوم اجر عظیم کا حصول، دونوں میں کامیاب ہوئے آپ کی یہ مالیاتی سماجی خدمات محض خیرات نہیں تھیں بلکہ ایک ایسے اسلامی فلاحی تصور کی عملی تصویر تھیں جس میں ضرورت مند مسلمان کو سہارا دینا دینی فریضہ سمجھا جاتا ہے۔

i-"تحریک آزادی عطیات" دینے کی روایت قائم کرنا

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت فنڈ میں جیب خاص سے کئی دفعہ عطیات ارسال فرمائے۔ خلافت کے جلسوں میں عام طور پر آپ سب سے پہلے اپنے عطیہ کا اعلان فرماتے۔ آپ کی تقلید میں سب دل کھول کر چندہ دیتے اور ذرا سی دیر میں ہزاروں روپے جمع ہو جاتے تھے۔ یارانِ طریقت نے ہر صوبہ ہر ضلع اور شہر میں حضرت کے حکم کے مطابق خلافت فنڈ میں زیادہ سے زیادہ چندے دیئے ہیں۔[53]

---

[51] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:509

[52] ڈاکٹر محمد سرور، قیام پاکستان کی سیاسی جدوجہد، ص:356

[53] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:460

ii- تیس ہزار کی خطیر رقم کا فنڈ

آپ نے تحریکِ خلافت کے لیے مالی تعاون پیش کیا۔ یہ خدمات اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں کہ امیر ملت کی شخصیت محض روحانی پیشوائی تک محدود نہ تھی بلکہ آپ ملتِ اسلامیہ کے اجتماعی مسائل میں عملی اور فعال کردار ادا کرنے والے وہ عظیم راہنما تھے جنہوں نے اپنی جیب سے اس وقت کی قیمتی کرنسی لاکھوں روپیہ عطیہ کیا۔[54] پیر سید اختر حسین شاہ لکھتے ہیں کہ

حیدر آباد دکن میں محمد اصغر صاحب بیرسٹر کی درخواست پر آپ نے جلسے کی صدارت کی، اور تیس ہزار روپے فنڈ دیا۔[55]

تحریکِ خلافت میں امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کا تحقیقی مطالعہ اس حقیقت کو نمایاں کرتا ہے کہ آپ برصغیر کے اُن عظیم دینی و سیاسی رہنماؤں میں شامل تھے جنہوں نے ملتِ اسلامیہ کے اجتماعی مسائل کو اپنی ذاتی ذمہ داری سمجھا۔

iii- 1947ء میں مہاجرین کی اعانت

تقسیمِ ہند 1947ء کے بعد جب لاکھوں مسلمان ہجرت کر کے پاکستان آئے تو وہ شدید مالی، معاشی اور نفسیاتی مشکلات کا شکار تھے۔ ان مہاجرین کے پاس نہ رہائش تھی، نہ لباس، نہ خوراک اور نہ ہی مالی وسائل۔ ایسے نازک حالات میں بہت سی مذہبی و سماجی شخصیات نے مہاجرین کی امداد کو اپنی دینی اور ملی ذمہ داری سمجھا۔ ڈاکٹر مہربان حسین مہاجرین کی امداد میں امیر ملت کی خدمات کے متعلق لکھتے ہیں:

> "حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قیامِ پاکستان کے بعد مہاجرین کی امداد کے لیے غیر معمولی سخاوت اور انسانی ہمدردی کا مظاہرہ کیا۔ جب ہندوستان سے ہزاروں مسلمان بے سروسامانی کی حالت میں پاکستان پہنچے تو امیر ملت نے اپنی خانقاہ اور وسائل کو اُن کے لیے وقف کر دیا۔ آپ مہاجرین کو لباس، خوراک اور نقد رقوم عطا فرماتے اور اُن کی دلجوئی بھی کرتے تھے۔[56]

پیر سید اختر حسین شاہ لکھتے ہیں: ۱۹۴۷ء میں جو مہاجر پیر بھائی ہندوستان سے ہجرت کر کے آئے، اُن کو لباس، خوراک اور نقد روپیہ عطا فرمایا تو میں نے عرض کیا قرض بہت زیادہ ہو گیا ہے تو فرماتے: دوسرے مہاجر جو بھی حاضر خدمت ہوئے، عطیات سے نوازے گئے۔ اگر میں کسی وقت عرض کرتا: کہ حضور قرض بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ تو فرماتے: اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤ کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہمارے دروازے پر بھیجا ہے۔ اگر وہ ہمیں ان کے دروازے پر بھیجتا تو ہم کیا کر سکتے تھے۔ قرض کی کوئی بات نہیں، اُتر جائے گا"۔[57]

iv- مسافروں کو کھانا پیش کرنا

اسلامی معاشرت میں مسافروں، مہمانوں اور ضرورت مند افراد کی خدمت کو نہایت اعلیٰ اخلاقی اور سماجی قدر قرار دیا گیا ہے۔ صدیوں سے برصغیر کے صوفیائے کرام نے خدمتِ خلق، مہمان نوازی اور سخاوت کو اپنی خانقاہی زندگی کا بنیادی حصہ بنایا۔ پیر سید اختر حسین لکھتے ہیں:

---

[54] سیرتِ امیر ملت، قسط نمبر 16، سیرت و کردار، ماہنامہ امیر ملت، جلد 13، شمارہ نمبر 8۔ جون 2017ء، ص: 17

[55] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص: 451

[56] ڈاکٹر مہربان حسین، سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے نامور صوفیائے کرام کی دینی و اصلاحی خدمات 1841ء تا 2000ء، ص: 312

[57] سیرتِ امیر ملت، قسط نمبر 59، دعوتِ اسلام، ماہنامہ امیر ملت، جلد 17، شمارہ نمبر 12۔ اگست 2021ء، ص: 16

چائے اور کھانے کے اوقات میں جملہ حاضرین محفل کو شرکت کا حکم دیا جاتا۔ اس میں سفر و حضر کا کوئی فرق نہ ہوتا۔ ریل کے ڈبے میں جو دوسرے مسلمان ہم سفر ہوتے اُن کو بھی اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔[58]

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بھی خدمتِ خلق، سخاوت اور مہمان نوازی کی روشن مثال تھی۔

v-بن کے رہے گا پاکستان

محمد علی جناح نے اپنے جلسوں میں کھلم کھلا کانگرس کو چیلنج کیا کہ انتخابات میں مسلم لیگ، پاکستان کے بارے میں مطالبے کا سچا ثابت کر کے اور مسلمانان برصغیر کے لیے پاکستان تخلیق کر کے دم لیں گے۔ مسلمانوں نے بھی زبردست جذبات کا اظہار کیا۔ مسلم طلبہ اور طالبات میدان میں نکل آئے اور شہر شہر قریہ قریہ لیگی کارکنوں کی ٹولیاں پہنچیں۔ فضا پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونجنے لگی۔ "بن کے رہے گا پاکستان"، "لے کے رہیں گے پاکستان" اور "پاکستان کا مطلب کیا' لا الہ الا اللہ' کے نعرے زبان زدِ عام تھے۔ ہر آنے والا دن مسلم لیگ کے موقف کو مضبوط سے مضبوط تر بناتا گیا۔[59]

vi-1946ء کے انتخابات میں امیر ملت کی حمایت

پہلی دفعہ مسلم لیگ کو مقبولِ عام جماعت بنانے اور مسلمانوں کی واحد سیاسی نمائندہ جماعت کی حیثیت سے تسلیم کرانے کے لیے اور دوسری مرتبہ 46-1945ء کے مرکزی اور صوبائی انتخابات میں مسلم لیگی نمائندوں کی کامیابی کے لیے آپ نے بنفس نفیس سرحد کے دورے فرمائے تھے۔ جملہ یاران طریقت کو ان سب موقعوں پر حکم تھا کہ عملی جوش و خروش اور تگ و دو کا مظاہرہ کریں اور تحریکِ پاکستان کی حمایت واعانت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں۔[60]

vi-انتخابات 1946ء میں کامیابی پر قائداعظم کو مبارکباد کا خط

1946ء کے انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل ہوئی تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا۔ جس کا پورا مضمون " روزنامہ جنگ کراچی، یوم پاکستان ایڈیشن ۱۹۷۰ء سے نقل کیا جاتا ہے۔

قائداعظم صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

گزشتہ ہفتہ میں ایک پیغام عزم حج کی مبارک بادی پر بھیج چکا ہوں۔ اب دوسری مرتبہ آپ کو مسلم لیگ کی کامیابی پر مبارک باد دیتا ہوں، کیونکہ مسلم لیگ کی کامیابی کا سہرا ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں میں خداوند کریم نے آپ کو ہی نصیب فرمایا۔[61]

الراقم سید جماعت علی شاہ

---

[58] سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:328

[59] ڈاکٹر انعام الحق کوثر، تحریکِ پاکستان کے گمنام مجاہد، ص:362

[60] مفتی عبد الطیف قادری، امیر ملت اور تحریک پاکستان، روزنامہ آفتاب ملتان، 19 اپریل 2012ء

[61] محمد صادق قصوری، مکاتیبِ امیر ملت، ص:42

از علی پور سیداں 17 جولائی 1946[62]

vii- قائد اعظم کے جوابی خطوط

روزنامہ جنگ نے اسی اشاعت میں یہ بھی لکھا تھا کہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نے بعد میں ایک خط قائد اعظم کو انگریزی میں لکھوا کر بھیجا تھا، جس میں مناسک حج و زیارات کی تفصیلات، مقامات کے فاصلے اور اخراجات کی تفصیل تک تحریر کرائی تھی۔ قائد اعظم نے 13، اگست 1946ء کو جواب لکھا[63]

viii- قیام پاکستان 1947ء

قیامِ پاکستان کا مطالبہ ہندوستان کے مسلمانوں، خصوصاًاُن صوبوں میں رہنے والے مسلمانوں کی بھرپور عوامی تائید حاصل کر چکا تھا جہاں وہ اقلیت میں تھے۔ 1946 کے انتخابات دراصل برطانوی ہند کے مسلمانوں کے درمیان قیامِ پاکستان کے مسئلے پر ایک عوامی رائے شماری کی حیثیت رکھتے تھے۔[64]

ix- پاکستان کی آزادی

14 اگست 1947 (اسلامی تقویم کے مطابق 1366 ہجری کے 27 رمضان) کو پاکستان نے آزادی حاصل کی، جبکہ ہندوستان نے اگلے روز آزادی پائی۔ برطانوی ہند کے دو صوبے، پنجاب اور بنگال، ریڈکلف کمیشن کی سفارش پر مذہبی بنیادوں پر تقسیم کیے گئے۔ یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ لارڈ لوئیس ماؤنٹ بیٹن نے ریڈکلف کمیشن پر اثر انداز ہو کر سرحدی حد بندی ہندوستان کے حق میں کروائی۔

پنجاب کا بیشتر مسلم اکثریتی مغربی حصہ پاکستان میں شامل ہوا اور ہندو و سکھ اکثریتی مشرقی حصہ ہندوستان کے حصے میں آیا، تاہم مشرقی پنجاب میں قابلِ لحاظ مسلم اقلیت اور مغربی پنجاب میں ہندو اور سکھوں کی اقلیتیں بھی موجود تھیں۔[65]

ابتدا میں یہ تصور نہیں کیا گیا تھا کہ تقسیم کے نتیجے میں آبادیوں کی منتقلی ناگزیر ہوگی۔ مذہبی اقلیتوں سے توقع تھی کہ وہ انہی ریاستوں میں مقیم رہیں گی جہاں وہ رہائش پزیر تھیں۔ تاہم پنجاب کے معاملے میں ایک استثنا سامنے آیا جو دیگر صوبوں پر لاگو نہ ہوا۔ پنجاب میں شدید فرقہ وارانہ فسادات نے ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کو اس امر پر آمادہ کیا کہ پنجاب میں رہنے والی مسلم اور ہندو / سکھ اقلیتوں کا جبری تبادلۂ آبادی کیا جائے۔ اس تبادلے کے بعد پاکستانی پنجاب میں صرف چند ہزار نچلی ذات کے ہندو باقی رہ گئے، جبکہ ہندوستانی پنجاب کے شہر مالیر کوٹلہ میں نہایت قلیل مسلم آبادی رہ گئی۔ بالاخر وطن عزیز "پاکستان" قیام عمل میں آگیا۔

x- 14 اگست 1947ء قیام پاکستان پر قائد اعظم کو مبارکباد کا تار

پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری

کوئٹہ (بلوچستان)

---

[62] سیرتِ امیر ملت، قسط نمبر 780، مکتوبات، ماہنامہ امیر ملت، جلد 19، شمارہ نمبر 11۔ جون 2023، ص:17

[63] محمد صادق قصوری، مکاتیبِ امیر ملت، ص:42

[64] ڈاکٹر محمد سرور، قیامِ پاکستان کی سیاسی جدوجہد، ص:519

[65] ڈاکٹر جاوید اقبال، نظریۂ پاکستان اور علامہ اقبال، ص:372

جب تقسیم برصغیر اور پاکستان کا اعلان ہوا تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ بے حد مسرور ہوئے کہ آج ہماری تگ ودو اور جدوجہد کا مثبت نتیجہ نکل آیا۔ آپ نے جناب قائد اعظم اور دوسرے زعما کو مبارک باد کے تار ارسال کیے۔ نواب افتخار حسین خان صاحب ممدوٹ (متوفی ۱۹۶۹ء) کو آپ نے مبارک باد کا تار دیا تو قبل از وقت پنجاب کے وزیر اعلیٰ بننے کی مبارک باد بھی دی۔[66]

حضرت پیر صاحب مانکی شریف رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۹۶۰ء) کو آپ نے پیغام بھیجا تو لکھا:

پیر صاحب! پاکستان بن گیا، اب ہمارا کام ختم ہوا۔ اب ملک چلانے والے جانیں اور ان کا کام ملک گیری آسان ہے، ملک داری بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ملک داری کی توفیق عطا فرمائے۔[67]

آج بھی پاکستان میں دینی و ملی اتحاد، اسلامی تشخص اور نظریۂ پاکستان کی بقا اسی جذبے کی مرہونِ منت ہے جو امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں میں پیدا کیا تھا۔ آپ کی تعلیمات یہ سبق دیتی ہیں کہ مسلمان اگر اپنی قیادت، نظریے اور دینی تشخص کے گرد متحد رہیں تو کوئی قوت اُنہیں شکست نہیں دے سکتی۔ یہی آپ کی حمایتِ مسلم لیگ اور قائد اعظم کے وہ دیرپا اثرات ہیں جو آج بھی پاکستان کی فکری اور سیاسی زندگی میں محسوس کیے جاسکتے ہیں۔[68] آج پاکستان عالمِ اسلام کی واحد ایٹمی طاقت ہے۔ مسئلہ کشمیر، فلسطین، ناموسِ رسالت ﷺ، ختمِ نبوت، حرمین شریفین کے تحفظ اور مسلم اُمہ کے اجتماعی مسائل میں پاکستان ہمیشہ نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ دنیا بھر میں جب اسلاموفوبیا، گستاخانہ خاکوں یا اسلامی شعائر کے خلاف مہمات چلتی ہیں تو پاکستان عالمی سطح پر مسلمانوں کی آواز بنتا ہے۔ اقوامِ متحدہ میں "یومِ انسدادِ اسلاموفوبیا" کی قرارداد کی منظوری، مسئلہ کشمیر پر مستقل مؤقف، فلسطینی مسلمانوں کی حمایت اور اسلامی تعاون تنظیم (OIC) میں فعال کردار اس کی روشن مثالیں ہیں۔

خلاصہ تحقیق

پیر سید جماعت علی شاہ کی تحریکِ پاکستان اور تعمیرِ پاکستان میں سیاسی، دینی، سماجی اور مالی خدمات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے برصغیر کے مسلمانوں میں سیاسی شعور بیدار کرنے، دو قومی نظریے کو عام کرنے اور ہندو قیادت کی سیاسی حکمتِ عملی سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے قائد اعظم محمد علی جناح کی بھرپور حمایت کی، مسلم لیگ کی تقویت کے لیے عوام بالخصوص اپنے مریدین کو اس میں شمولیت اور ووٹ دینے کی ترغیب دی، حتیٰ کہ اس مقصد کے لیے شرعی فتویٰ بھی جاری فرمایا۔ تحریکِ پاکستان کے مختلف اجلاسوں کی صدارت، قراردادِ لاہور کی حمایت، انتخابات 1946ء میں مسلم لیگ کی کامیابی کے لیے بھرپور مہم، اور قیامِ پاکستان کے بعد مہاجرین کی مالی و فلاحی امداد آپ کی نمایاں خدمات میں شامل ہیں۔ اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ پیر سید جماعت علی شاہؒ نے اپنی مذہبی و روحانی قیادت کو قومی مفاد کے لیے مؤثر انداز میں استعمال کیا اور مسلمانوں کے سیاسی اتحاد، قیامِ پاکستان اور نو قائم مملکت کے استحکام میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی خدمات تحریکِ پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم اور قابلِ قدر باب ہیں۔

---

[66] سیرتِ امیر ملت، قسط نمبر 780، مکتوبات، ماہنامہ امیر ملت، جلد 19، شمارہ نمبر 11۔ جون 2023، ص:17

[67] پیر سید اختر حسین شاہ، سیرتِ امیر ملت، ص:522

[68] محمد صادق قصوری، مکاتیبِ امیر ملت، ص:42

نتائج

1. پیر سید جماعت علی شاہ نے مسلمانوں کو ہندو قیادت کی سیاسی حکمتِ عملی اور ممکنہ خطرات سے مسلسل آگاہ کیا، جس سے مسلم قوم میں سیاسی بیداری پیدا ہوئی۔ دو قومی نظریے کی تائید اور اس کے فروغ میں آپ کی خدمات تحریکِ پاکستان کے فکری پس منظر کو مضبوط بنانے کا اہم ذریعہ ثابت ہوئیں۔
2. تحریکِ خلافت سے لے کر تحریکِ پاکستان تک آپ نے ہر اہم قومی تحریک میں فعال اور مؤثر کردار ادا کیا۔ آزادی مخالف تحریکات اور ان کے اثرات کا مدلل جواب دے کر مسلمانوں میں آزادی کے جذبے کو تقویت دی۔
3. مسلم لیگ کو مسلمانوں کی نمائندہ جماعت قرار دیتے ہوئے اس کی عملی اور نظریاتی حمایت کی۔ مسلم لیگ میں شمولیت اور اس کے امیدواروں کو ووٹ دینا مسلمانوں کے اجتماعی مفاد کے لیے ضروری قرار دیا۔
4. اپنے مریدین، خلفاء اور وابستگان کو تحریکِ پاکستان میں عملی شرکت کی تلقین کی، جس کے مثبت سیاسی اثرات مرتب ہوئے۔ 1946ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی کے لیے آپ کی عوامی مہم نے تحریکِ پاکستان کو مزید مضبوط کیا۔
5. قائداعظم کو کامیابی اور قیامِ پاکستان پر مبارکبادی خطوط و تار بھیج کر قومی یکجہتی کا اظہار کیا۔ تحریکِ آزادی کے لیے مالی تعاون، چندہ مہم اور عطیات کی روایت قائم کر کے عملی قومی خدمت انجام دی۔
6. قیامِ پاکستان کے بعد مہاجرین کی امداد، خوراک اور دیگر ضروریات کی فراہمی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، جس سے اسلامی اخوت اور قومی یکجہتی کو فروغ ملا۔

سفارشات

1. پیر سید جماعت علی شاہؒ کی تحریکِ پاکستان اور تعمیرِ پاکستان سے متعلق خدمات کو جامعات کے نصاب اور تحقیقی مطالعات میں مناسب مقام دیا جائے۔
2. آپ کے خطبات، خطوط، فتاویٰ اور دیگر تاریخی دستاویزات کو جمع، تحقیق، تدوین اور جدید انداز میں شائع کیا جائے۔
3. تحریکِ پاکستان میں مذہبی و روحانی شخصیات کے کردار پر مزید تحقیقی منصوبوں اور ایم فل / پی ایچ ڈی سطح کے موضوعات کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
4. قومی تعلیمی و تحقیقی ادارے پیر سید جماعت علی شاہؒ کی خدمات پر سیمینارز، کانفرنسز اور علمی مذاکروں کا انعقاد کریں۔
5. نوجوان نسل کو تحریکِ پاکستان میں دینی قیادت کے مثبت کردار سے آگاہ کرنے کے لیے مستند علمی اور تحقیقی مواد عام کیا جائے۔
6. پیر سید جماعت علی شاہؒ کی قومی، سماجی اور فلاحی خدمات کو تاریخی ریکارڈ کا حصہ بنا کر ڈیجیٹل آرکائیوز اور لائبریریوں میں محفوظ کیا جائے۔
7. مستقبل کی تحقیق میں پیر سید جماعت علی شاہؒ کے افکار، سیاسی بصیرت اور تحریکِ پاکستان پر ان کے اثرات کا تقابلی و تنقیدی مطالعہ دیگر معاصر مذہبی رہنماؤں کے ساتھ بھی کیا جائے۔

مصادر و مراجع

1. اختر حسین ،سید، سیرتِ امیر ملت، امیر ملت پبلی کیشنز علی پور سیداں، نارووال،2004ء
2. انعام الحق ،ڈاکٹر، تحریکِ پاکستان کے گمنام مجاہد، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد،1998ء
3. بخاری، سید طاہر رضا۔ "تحریکِ پاکستان میں امیر ملت کا مذہبی کردار۔" روزنامہ جنگ (اسپیشل ایڈیشن)،12 جون 1995ء۔
4. جاوید اقبال،ڈاکٹر، نظریۂ پاکستان اور علامہ اقبال، سنگِ میل پبلی کیشنز، 1987ء
5. جماعتی، ایم ایم۔ "حضرتِ امیر ملت اور تحریکِ پاکستان۔" روزنامہ خبریں، 28مارچ2019ء۔
6. جماعتی، مزمل حسین،سید "تحریکِ تحفظ ختم نبوت اور امیر ملت کا کردار۔" روزنامہ جرأت،9 مئی 2014ء۔
7. جماعتی، منور حسین ،سید "امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ اور آل انڈیا سنی کانفرنس۔" روزنامہ نئی خبر،لاہور، 11 مئی 2000ء۔
8. چودھری ، علی محمد، قیامِ پاکستان میں علماء کا کردار، ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، 1995ء
9. حیدر حسین،سید ، تذکرہ شاہ جماعت، جماعتیہ حیدریہ پبلشرز ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور،2008ء
10. خان، منور احمد، "امیر ملت اور قائد اعظم محمد علی جناح۔" ماہنامہ الہام، بہاولپور،12مارچ2019ء
11. خورشید کمال، پروفیسر، رحمت علی اور تحریکِ پاکستان، ولید بک ڈپو کراچی،1997ء
12. سیالوی، محمد اشرف،ڈاکٹر، تحریکِ پاکستان کے صوفی رہنما اور پیر جماعت علی شاہ، سیالوی اکیڈمی سرگودھا، 2008ء
13. سیرتِ امیر ملت۔ "امیر ملت اور تحریکِ پاکستان۔" ماہنامہ امیر ملت، جلد13، شمارہ10، اگست2017ء۔
14. سیرتِ امیر ملت۔ خصوصی ایڈیشن، "امیر ملت اور تحریکِ پاکستان۔" ماہنامہ امیر ملت، جلد14، شمارہ7، مئی 2018ء۔
15. سیرتِ امیر ملت۔ قسط نمبر16، "سیرت و کردار۔" ماہنامہ امیر ملت، جلد13، شمارہ8، جون2017ء۔
16. سیرتِ امیر ملت۔ قسط نمبر780، "مکتوبات۔" ماہنامہ امیر ملت، جلد19، شمارہ11، جون2023ء۔
17. شریف المجاہد، پروفیسر، قائد اعظم: مطالعہ و مشاہدہ۔ قائد اعظم اکیڈمی کراچی 1993ء
18. صفدر محمود،ڈاکٹر، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد آزادی، سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور، 2008ء
19. فاروقی، محمد طاہر، سیرتِ امیر ملت، امیر ملت پبلی کیشنز علی پور سیداں، نارووال،2004ء
20. قادری، عبد اللطیف، "امیر ملت اور تحریکِ پاکستان۔" روزنامہ آفتاب، ملتان،19 اپریل 2012ء۔
21. قادری، محمد ایوب،ڈاکٹر، پیر سید جماعت علی شاہ اور مسلم لیگ، القمر پبلی کیشنز لاہور، 2013ء
22. قصوری، محمد صادق، تحریکِ پاکستان میں علماء و مشائخ کا کردار، مرکزی مجلس امیر ملت برج کلاں قصور،2016ء
23. قصوری، محمد صادق، مکاتیبِ امیر ملت، مرکزی مجلس امیر ملت برج کلاں قصور، جون2010ء